مرزا قادیانی کی علمی حیثیت

اس کے بیٹے مرزا محمود احمد کی نظر میں

حضرت مولانا **سہیل باوا** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

KHATME NUBUWWAT ACADEMY LONDON
387 KATHREIN ROAD. FOREST GATE
LONDON E7 8LT. UNITED KINGDOM
Phone 020 8471 4434
Mobile: 0798 486 4668, 0795 808 3404
Email: khatmenubuwwat@hotmail.com
Website: www.khatmenubuwwat.org

مرزا قادیانی کی علمی حیثیت اس کے بیٹے مرزا محمود احمد کی نظر میں

یوٹیوب، فیس بک اور قادیانی میڈیا پر قادیانی حضرات اپنے ماننے والوں کو مرزا قادیانی کی قابل اعتراض تحریروں کو تاویلات اور خودساختہ رؤیا وکشوف کے ذریعہ الجھا کر بھٹکانے کا فریضہ، وظیفہ سمجھ کر ادا رہے ہیں میری ان تمام قادیانیوں سے گزارش ہے کہ اگر آپ ہر بات کی تاویل کریں گے تو حقائق تک کبھی رسائی نہ پاسکیں گے، ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے لاکھ جھوٹ بولنے پڑتے ہیں آخر جھوٹ پکڑا ہی جاتا ہے جس پر بجز ندامت وشرمندگی کے کچھ ہاتھ نہیں آتا، اس لئے گزارش ہے کہ قادیانی حضرات دوران مطالعہ خودساختہ تاویلات میں ہرگز نہ الجھیں، بلکہ انصاف اوراخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ قادیانی ان جھوٹ اوراشتعال انگیز اور جذبات میں آگ لگادینے والی تحریروں کا جواب دینے کے بجائے ان سے براءت کا اعلان کریں۔ مرزا قادیانی کا دعوائے نبوت صرف نبی ہونے کا نہیں۔ بلکہ سب انبیاء کرام حتیٰ کہ رسول کریم ﷺ سے بھی بڑھکر ہونے کا ہے۔ ایک غلطی کا ازالہ، رخ ص209/ج نمبر18۔

اور اُنکے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے، نے اسکی تشریح میں لکھا ہے، ”مسیح موعود کو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کرلیا اوراس قابل ہوگیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اوراس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا“۔ کلمة الفصل/ص 113/ ۔ان حوالوں سے کم ازکم یہ تو ثابت ہوگیا کہ مرزا صاحب، اورانکے متبعین مرزا کونعوذ باللہ نبی کریم ﷺ کے برابر سمجھتے ہیں، مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں، بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میر منہ میں ڈلا (پیغام صلح صفحہ 63 روحانی خزائن جلد23 صفحہ 485) لیکن افسوس ان قادیانیوں پر جو اس کا جواب نہیں دے سکتے کہ جو شخص یہ کہتا ہو کہ (میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میر منہ میں ڈلا) اوراسکا حال یہ ہو کہ اسکو اسلامی مہینوں کے نام تک نہ آتے ہوں (تریاق القلوب ص41 روحانی خزئن جلد15 ص218) کیا قادیانی اس بات کا جواب دے سکتے ہیں؟ اور کیا یہ مرزا قادیانی کی جہالت اور خدا کی توہین کی بین دلیل نہیں؟ نبی کے لئے یہ ضروری ہے کہ کامل العقل بلکہ اکمل العقل ہو۔ نبی کے لیے عقل کامل کی ضرورت اس لیے ہے کہ نبی وحی الہٰی کے سمجھنے میں غلطی نہ کرے۔ نیز جب تک عقل کامل نہ ہو اس پر اطمینان نہیں ہوسکتا۔ نبوت غباوت کے ساتھ کبھی جمع نہیں ہوسکتی۔ غبی کا نبی ہونا عقلا محال ہے۔ ایک عاقل اور دانا کو غبی اور ناقص العقل پر ایمان لانے کا حکم دینا سراسر خلاف عقل ہے۔ اور عقلا یہ بھی محال ہے کہ کسی غبی اور ناقص العقل شخص کو فقط غبی اور ناقص العقل لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا جائے۔ اس لئے کہ نبی اورامت جب دونوں ہی ناقص العقل ہوں گے تو پھر وہ دین حماقتوں کا مجموعہ ہوگا اور احمقانہ دین سے کسی صلاح وفلاح کی توقع تو درکنار، خرابی ہی کی امید کی جاسکتی ہے۔ راقم نے مرزا قادیانی کی غباوت ثابت کرنے کے لئے ایک ہی مثال کا پیش کی۔ نبی کا علم ایسا کامل اور مکمل ہو کہ امت کے حیطہ ادراک سے بالا اور برتر ہو۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ تو یہ ہے کہ میں تمام اولین اور آخرین سے علوم میں بڑا ہوا ہوں۔ لیکن یہ دعویٰ ایسا بدیہی البطلان ہے کہ جس کو سوائے نادان کے کوئی قبول نہیں کرسکتا، اسلام میں علم کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے، قرآن وحدیث کی رو سے علم اوراہل علم کا درجہ بہت بڑا ہوا ہے، علم ایک نور اور معرفت ہے اور جہالت تاریکی۔ جس طرح نور اور ظلمت روشنی اور تاریکی باہم برابر نہیں ہوسکتے اسی طرح ایک عالم اور جاہل یکساں نہیں ہوسکتے ،مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ بہت بڑے عالم ہیں اورانہیں تمام علوم اللہ تعالیٰ نے سکھائے ہیں۔ وہ اپنی کتب میں بار بار کہتے ہیں کہ میری معلومات خدائی ہیں اور میں نے علم براہ راست اللہ تعالیٰ سے حاصل کیا ہے مرزا قادیانی اپنی وحی والہام میں کہتا ہے (انك باعيننا سميتك المتوكل وعلمنه

من لدنا علما یعنی تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے،ہم نے تیرانام متوکل رکھا،اپنی طرف سے علم سکھلایا۔ازالہ اوہام ص698 روحانی خزائن جلد3 ص476) مرزا قادیانی کا دعویٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو بشارت دی کہ (وھب لی علوم مقدسة نقية ومعارف صافية جلية وعلمی مالم يعلم غيری من المعاصرين، اللہ تعالیٰ نے مجھے پاک مقدس علوم نیز صاف وروشن معارف عطاء کئے۔اور وہ کچھ سکھایا جومیرے سواکسی اورانسان کواس زمانے میں معلوم نہ تھا،انجام آتھم ص75 روحانی خزائن جلد11 ص 75)اس کے برعکس مرزا قادیانی لکھتا ہے(تاریخ کو دیکھو۔کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جسکا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہوگیا تھا اور ماں صرف چند دن کا بچہ چھوڑ کر مرگئی تھی''۔پیغام صلح/رخ،ج23 /ص465 راقم کوقادیانیوں سے اور مرزا قادیانی سے کوئی ذاتی پرخاش نہیں ہے، بلکہ ان کے دعوے پرغور کرنے کے لئے جب ان کی تحریروں کو پڑھا تو معلوم ہوا کہ وہ اپنی تحریروتقریر میں سچائی کے پابند نہیں، بلکہ ایسے ایسے جھوٹ بولتے ہیں کہ آدمی کانپ جاتا ہے، مرزائیوں کی عقل پر ماتم کرنے کو جی کرتا ہے،تمام اولین اور آخرین سے علوم میں بڑا ہوا اور علم براہ راست اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنے کا دعویٰ کرنے والا،جس کو اللہ تعالیٰ نے وہ کچھ سکھایا جوکسی انسان کوزمانہ میں نہیں سکھایا اور بڑے سے بڑے عاقل کی عقل اس کے ہم پلہ نہ ہو،لیکن افسوس مرزا قادیانی دجال کو صرف یہ ہی نہیں بلکہ مرزا کورسول پاک ﷺ کی پاکیزہ سوانح عمری ہی سے واقفیت نہ تھی ! کیا یہ غیرت کی جگہ نہیں ہے؟ جس کوخود محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ ہے۔

ان کے بارے میں بنیادی معلومات بھی نہ ہوں بلکہ مرزا قادیانی سے ایک پرائمری کا طالبعلم بھی زیادہ صحیح اور بہتر جانتا ہے۔
باری تعالیٰ فرماتے ہیں الم يجدک يتيما فاٰوٰی کیا اللہ نے تم کویتیم نہیں جانا یاحالت یتیمی میں نہیں پایا۔ يجد (مضارع)وجد سے ہے اور وجد کامعنی یاتوعلم (اس نے جانا)اوریتیما دوسرامفعول ہے یاوجد وجود سے مشتق ہےاوروجودکامعنی ہے پانااس وقت یتیماحال ہوگا، استفہام انکارنفی کے لئے ہےاور انکارنفی اثبات کومستلزم ہےاس سے غرض ہے مخاطب سے اقرار کرانا،مطلب یہ ہے کہ اللہ نے تمکویتیم پایا یعنی تمھارا باپ فوت ہوگیا توتم کوخدانے نادار بچہ پایا۔باپ نے نہ تمھارے لئے مال چھوڑا نہ کوئی ٹھکانہ،اس جملہ میں ماودعک کے معنی کی تاکید ہے،فاٰوٰی پس اس نے تم کوٹھکانہ دیایعنی تمھارے چچاابوطالب کے پاس تمھاراٹھکانا بنایااوراس کوتمھاراکفیل مقرر کردیا، بغوی نے بحوالہ ترمذی شریف حضرت ابن عباس کاقول نقل کیاہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایامیں نے اللہ سے ایک درخواست کی تھی لیکن اگرنہ کی ہوتی تومیرے نزدیک بہتر ہوتا میں نے عرض کیا تھاپروردگارتونے سلیمان بن داوءدکوبڑی حکومت عطاءفرمائی اورفلاں کوفلاں چیزدی،اللہ نے فرمایامحمد ﷺ ! کیامیں نے تم کویتیمی کی حالت میں نہیں پایااور پھرآپ کوٹھکانہ نہیں دیا،راقم قادیانیوں کے لئے تاریخ،کتب تفسیروحدیث کے مزید حوالے پیش خدمت کرنے کی سعادت حاصل کر رہاہے تاکہ قادیانی انتہائی غیر جانبداری، خالی الذہن اور ٹھنڈے دل کے ساتھ خدا کی دی ہوئی عقل وشعور کواستعال کرکے مرزا قادیانی کے اس جھوٹ کوپہچاننے کی کوشش کریں۔

الم يجدک يتيما فاٰوٰی :فيه مسائل وذكروا فی تفسير اليتيم امرين . الاءول : ان عبدالله بن عبدالمطلب فيماذكره اهل الاءخبار توفی واءم رسول الله ﷺ حامل به،ثم ولد رسول الله فكان مع جده عبدالمطلب ومع أمه آمنه،التفسير الثانی لليتيم : أ نه من قولهم درة يتيمه ، والمعنى الم يجدک واحدا فی قريش عديم النظير فأواک؟التفسير الكبيرأ مفاتيح الغيب(المجلدالسادس عشر 32.31 ص 194) ﴿الم يجدک يتيما فاٰوٰی ﴾يعلمک ، ﴿ يتيما ﴾ توفی أبوه عليه الصلاة والسلام وهواجنين،(تفسير البحرالمحيط الجزء الثامن) ﴿قال سماحة الا ستاذ الامام الشيخ

محمد الطاهر ابن عاشور فی التفسر التحریر ر التنویر ،وا لیتیم : الصبی الذی مات أبوه وقدکان ابو النبی ﷺ توفی وهوا جنین المجلد الثانی عشر الاُ جزاُ 29-30 ﴾واختلف فی وفاة أبیه عبد الله ، هل توفی ورسول الله ﷺ حمل ،اُو تو فی بعد ولا دتة ؟ علی قو لین : اصحهما : أ نه تو فی ورسول الله ﷺ حمل . والثانی: انه توفی بعد ولا دته بسبعة أ شهر.(زاد المعاد فی هد ی خیر العباد الجزء لاول ص 26)﴿وأخرج البیهقی فی الد لا ئل عن ابن شهاب رضی الله عنه قال : بع عبدالمطلب ابنه عبدالله یتمار اله تمرا من یثرب فتوفی عبدالله وولدت آمنة رسول ﷺ ،فکان فی حجر جده عبدالمطلب الدر المثور فی التفسیر المأثور المجلد اسادس ص611 ﴾ ابن اسحاق سے روایت ہے کہ تھوڑا ہی عرصہ گزراتھا کہ حضرت عبداللہ ابن عبدالمطلب کا انتقال ہوگیا اس حال میں کہ حضرت آمنہ ابھی حاملہ ہی تھیں ۔اسی پر علماء کا اتفاق ہے (یعنی حضرت عبداللہ کا انتقال آنحضرت ﷺ کی ولادت سے پہلے ہوگیا تھا اگر چہ کچھ روایات ایسی بھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ آنحضرت ﷺ کی ولادت کے بعد فوت ہوئے اور بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم کتابوں میں جہاں آپ کی آمد کی خبریں ہیں اس بات کو بھی آپ کی نبوت کی علامتوں میں سے ایک علامت بتلایا گیا ہے کہ آپ کے والد کا انتقال آپ ﷺ کی ولادت سے پہلے ہی ہوجائے گا اور اس طرح آنحضرت ﷺ میں یتیم ہونے کی شان مکمل طریقے پر پائی جائے گی)(سیرت حلبیہ اردو جلد اول نصف اول باب چہارم ص170) رسول اللہ ﷺ اس وقت بطن مادر میں تھے کہ حضرت عبداللہ نے پچیس برس کی عمر میں وفات پائی ۔محمد بن عمر الواقدی کہتے ہیں :۔عبداللہ بن عبدالمطلب کی وفات اور ان کی عمر کے متعلق جتنی روایتیں ہیں ان سب میں سے صحیح ترین قول ہماری نزدیک یہی ہے ۔محمد بن سعد کہتے ہیں :۔ثابت ترین روایت پہلی ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ بطن مادر ہی میں تھے کہ حضرت عبداللہ انتقال کر گئے ۔(طبقات ابن سعد حصہ اول ص142) پھر حضرت آمنہ کے حمل ہی کی حالت میں حضرت عبداللہ رسول اللہ ﷺ کے والد ماجد کو سفر شام کا اتفاق ہوا اور اسی سفر میں حضور ﷺ کی ولادت باسعادت سے پہلے وفات پائی ۔(سیرت ابن ہشام جلد اول اردو ص106)

والمقصود أن امه حین حملت به توفی أبوه عبدالله وهواحمل فی بطن أمه علی المشهور. قال محمد بن سعد : حدثنا محمد بن عمر ،هوالواقدی ، قال خرج عبدالله بن عبد المطلب الی الشام الی غزوة فی عیر من عیران قریش یحملونه تجارات ، ففرغوا من تجاراتهم ثم انصرفوا فمررا با لمد ینه وعبدالله بن عبدامطلب یومئذ مریض ،فقال :أتخلف عند أخوالی بنی عندی بن نجار ،فأقام عندهم مریضا شهرا ومضی أصحابه فقد موا مکة فسأ لهم عبدالمطلب عن ابنه عبد الله فقالوا خلفناه عند أخواله بنی عند بن النجار وهو مریض. فبعث الیه عبدالمطلب أکبر ولده الحارث فوجده قد توفی ودفن فی دار النابغة فرجع الی أبیه فأخبره.فوجد علیه عبدالمطلب واخوته وأ خواته وجداشد یدا، ورسول ﷺ یومئذحمل . ولعبد الله بن عبد المطلب یوم توفی خمس وعشرون سنة.قال الواقدی: هذا هوأثبت الا قاویل فی وفاة عبدالله وسنه عد نا. قال الوقدی :وحدثنی معمر عن الزهری أن عبدالمطلب بعث عبداللهالی المد ینة یتمارا لهم تمرا فمات. قال محمد بن سعد وقد أنبأ نا هشام بن محمد بن السا ئب الکابی عن أ بیه وعن عوانة بن الحکم قالا : توفی عبدالله بن عبدالمطلب بعد ما أتی علی رسول ﷺثمانیةو عشروین شهرا ، وقیل سبعة اشهر. وقال محمد بن سعد والاول اثبت، انه توفی وسولﷺ حمل . وقال الزبیر بن بکار : حدثنی محمد بن حسن عن عبد السلام عن ابن خر بوذ ، قال :توفی عبد الله وسول ﷺ ابن شهرین ، ومات امه وهوابن اربع سنین ، ومات جده وهوابن ثمان سنین ، فاوصی به

الی عمه ابی طالب . والذی رجحه الوقدی و کاتبه الحافظ محمد بن سعد انه علیه الصلاۃ وسلام توفی ابوہ وھو جنین فی بطن امه وھذا ابلغ الیتیم وعلی مراتبه . ﴿البدایة و النھایة الجز الثانی ص342- 341﴾

راقم کی نقل کردہ تمام روایات کے بارے میں تمام مورخین وارباب سیر اور مفسرین، علماء اس بات پر متفق ہیں کہ حضور علیہ السلام کے والد گرامی کا انتقال اسی زمانے میں ہوا جب آپ ﷺ ابھی شکم مادر ہی میں تھے، اور ان حضرات کے نزدیک یہ ہی روایات زیادہ مشہور ثابت ترین صحیح ترین اور قابل اعتماد ہیں اور اسی پر علماء کا اجماع بھی ہے، اور البدایہ والنھایہ میں ہے کہ واقدی نے یہاں تک کہہ دیا کہ حضور ﷺ کے والد کی وفات اس وقت ہوئی جب حضور ﷺ شکم مادر میں ہی تھے اور وفات کے وقت عمر پچیس سال تھی اس بات کا ثبوت اور اس بات کی تصدیق ان مستند روایات سے ہو چکی ہے جواب تک ہمیں ملی ہیں، اور واقدی نے ثبوت کے ساتھ اپنے اسی بیان کو ترجیح دی ہے کہ حضور ﷺ اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی وفات کے وقت شکم مادر ہی میں تھے اور یہی آخری بات تمام دوسری روایات زیادہ صحیح اور قابل اعتماد ہے، اور البدایہ ولنھایہ میں ہی محمد بن سعد کہتے کہ یہ بات پایہء ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب فوت ہوئے اس وقت رسول اللہ ﷺ شکم مادر میں تھے محمد بن سعد نے پایہء ثبوت کی بات کہہ کر مہر تصدیق لگا دی، اس کے علاوہ علامہ حافظ ابوالفدا اءعماد دین ابن کثیر اس کا ثبوت مستند اور صحیح حدیث نبوی ﷺ سے تحریر فرما کر کہتے ہیں کہ یہاں اس حدیث ﷺ کو خصوصیت سے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جیسا کہ مشہور ہے حضور ﷺ کے والد حضرت عبداللہ اسی زمانے میں وفات پا گئے تھے جب آپ ﷺ ابھی شکم مادر میں ہی تھے۔

راقم نے کتاب وسنت سے مستند صحیح اور راجح مشہور بیشمار دلائل نقل کیئے۔ اب ہمارا سوال قادیانیوں سے یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے راجح صحیح، مستند اور قابل اعتماد قول کو چھوڑ کر نہایت ضعیف مرجوح، غیر مستند قول کو کیوں اختیار کیا؟ چنانچہ ان کے جھوٹ کی صرف ایک مثال آپ کے غور کرنے لئے لکھی گئی ہیں اور اس کے علاوہ ایک طویل فہرست غلط بیانیوں کی خاکسار کے سامنے موجود ہے، جتنی تعداد چاہیں پوری کر دوں گا انشاء اللہ۔ مرزا قادیانی کے ایک نہیں سیکڑوں اور ہزاروں جھوٹ ریکارڈ پر موجود ہوں، اسے لائق التفات آدمی سمجھنا صحیح نہیں، قادیانی ساری جماعت بھی ملکر مرزا قادیانی کو سچا ثابت کرنے پر زور لگائے تب بھی الحمداللہ ایک اکیلا خادم ختم نبوت کا سپاہی، مرزا قادیانی کو لچا اور بے ایمان ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ مت بھولئے کہ یہ مرزا کی آخری تحریر تھی جو کہ دو تین دنوں میں اس ملک سے نفاق اور پھوٹ کو دور کرنے کے لئے لکھی تھی جو کہ انہتر برس کے علمی مطالعہ کا نچوڑ تھی پھر تحریر بھی اس ہستی کے متعلق جن کا ذکر ہر زبان پر اور چرچا ہر گھر میں ہے اور واقعہ بھی ایسا جسے ہمارے لاکھوں واعظین 14 سو برس سے گلی گلی سنا رہے ہیں اور جس سے ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے بھی آگاہ ہیں ، حیرت ہے کہ مرزا قادیانی تاریخ نبوی کے اس مشہور ترین واقعہ سے جاہل نکلا، مرزا قادیانی کے جاہل ہی نہیں بلکہ اجہل ہونے کی بھی ایک بہت بڑی دلیل ہے، قادیانیوں سے درخواست ہے کہ قرآن وحدیث کو سمجھیں جس طرح صحابہ کرام نے بیان کیا نہ یہ کہ مرزا قادیانی کی جھوٹی تاویلات کو قرآن وحدیث سمجھ کر اپنا ایمان تباہ کریں۔ اگر قادیانی حضرات نے مرزا قادیانی کے گھر کی خبر لی ہوتی تو اس طرح کی باتیں نہ کرتے ۔ آپ کی معلومات کے لئے عرض یہ ہے کہ جو شخص خدا سے مکمل تعلیم براہ اراست حاصل کرنے کا دعویدار ہو، اور وہ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہو کہ مجھے قرآن کے حقائق اور معارف کے سمجھنے میں ہر ایک روح پر غلبہ دیا گیا۔

اور اگر کوئی مولوی مخالف میرے مقابل پر آتا جیسا کہ میں نے قرآنی تفسیر کے لئے بار بار انکو بلایا تو خدا اسکو ذلیل اور شرمندہ کرتا ۔سو فہم قرآن جو مجھ کو عطا کیا گیا یہ اللہ جل شانہ کا ایک نشان ہے میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ عنقریب دنیا دیکھے گی کہ میں اس بیان سچا ہوں (روحانی خزائن جلد12 ص41) لیکن افسوس کہ مرزا قادیانی کو قرآن کے حقائق اور معارف کے سمجھنے میں ہر ایک روح پر غلبہ تو کیا ملتا بلکہ اللہ نے مرزا

قادیانی کی اپنی روح اور بقول قادیانیوں کے خدا کا مقرر کردہ خلیفہ مرزا محمود احمد کے ذریعہ زیر بحث مسئلہ میں مرزا قادیانی کو ذلیل وخوار کردیا، مرزا محمود احمد کہتا ہے کہ رسول کریم ﷺ ابھی رحم مادر میں ہی تھے کہ آپ کے والد فوت ہوگئے۔ جب آپ کی پیدائش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے دادا عبدالمطلب کے دل میں غیر معمولی طور پر محبت پیدا کردی (تفسیر کبیر از مرزا بشیر الدین محمود احمد جلد 9 ص 97) مرزا محمود احمد اپنے باپ کی بات کو ردی کی ٹوکری میں ڈال کر کہتا ہے کہ ابو جی اگرچہ آپ مسیح موعود ہونگے لیکن میں آپ کی اس بات پر اعتماد نہیں کرتا کیونکہ آپ کی یہ بات صحیح نہیں ہے غلط اور جھوٹی ہے۔ اور مرزا قادیانی کہتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جس کثرت اور صفائی سے غیب کا علم حضرت جل شانہ نے اپنے ارادہ خاص سے مجھے عنایت فرمایا ہے اگر دنیا میں اس کثرت تعداد اور انکشاف تام کے لحاظ سے کوئی اور بھی میرے ساتھ شریک ہے، تو میں جھوٹا ہوں (روحانی خزائن جلد 15 ص 297) مرزا محمد احمد زیر بحث مسئلہ میں انکشاف تام میں شریک ہوکر مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے اعلان کررہا ہے، اور مرزا محمد احمد اپنے باپ کے بارے میں کہتا ہے کہ جو مسیح موعود کے ایک لفظ کو بھی جھوٹا سمجھتا ہے وہ خدا کی درگاہ سے مردود ہے کیونکہ خدا اپنے نبی کو وفات تک غلطی میں نہیں رکھتا (بدر 19 جنوری 1911ء صفحہ 7، انوار العلوم جلد 7، ص 124) مرزا محمود احمد اپنے فتویٰ کے مطابق مرزا قادیانی کی بات (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جسکا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہوگیا تھا) کو رد کر کے خدا کی درگاہ سے مردود ہوا، اور مرزا قادیانی اپنے فتویٰ کے مطابق اپنے بیٹے کو انکشاف تام میں شریک کر کے جھوٹا اور کذاب ہوا، باپ اور بیٹا آمنے سامنے ہیں۔

اب فیصلہ قادیانیوں کے ہاتھ میں ہے کہ مربیوں کی بات مانیں؟ یا مرزے کی بات یا پھر خلیفہ صاحب مرزمحمود احمد کی؟؟؟، مذکورہ بالا تصریحات سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ رسول کریم ﷺ ابھی رحم مادر میں ہی تھے کہ آپ کے والد فوت ہوگئے تھے۔ لیکن اسکے برعکس مرزا قادیانی قرآنی علوم میں حضور ﷺ سے بڑھکر دعویٰ کرنے کے باوجود سیرت کے باب کا یہ اہم پہلو بھی نہ جان سکا، قادیانیوں کو جب مرزا قادیانی کو سچا ثابت کرنا ناممکن ہوتا ہے تو دوسرے پیغمبروں کی باتوں اور ارباب اہل علم کو جھوٹا ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں تاکہ لوگوں پر واضح ہو کہ جھوٹ بولنے سے نبوت میں فرق نہیں آتا، معاذ اللہ! کہنے کا مطلب یہ ہے کہ مرزا قادیانی اکیلا ہی جھوٹا نہیں۔ بلکہ اور پیغمبر اور بھی جھوٹے گزرے ہیں۔ حقیقت میں مرزا قادیانی خود ہی جھوٹوں کا بادشاہ ہے، مرزائی مربی جھوٹے، جھوٹی خلافت اور جھوٹی جماعت ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور بھاگتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قادیانیوں کو جھوٹ کی دوکان بند کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

احقر سہیل باوا (لندن)